رضوی کتاب گھر دہلی

امام احمد رضا اور رد بدعات اور منکرات

یٰسین اختر مصباحی

امر منکر و ممنوع سے اجتناب واحتراز اور اس کے رد و انکار کا حکم قرآن حکیم نے دیا ہے اور بدعت کو ضلالت کے خانہ میں رکھ کر حدیث نبوی نے اسے مردود و مخذول قرار دیا ہے۔ اس لئے علماء اسلام نے مسلم معاشرہ کو بدعات و منکرات سے دور و نفور رہنے کی ہمیشہ تاکید کی ہے۔ اور جہالت و غفلت کی وجہ سے اس میں در آنے والی بعض خرافات و اباطیل کی بیخ کنی اور ان کا قلع قمع کرنے کی مخلصانہ و مجاہدانہ جدوجہد کر کے اصلاح معاشرہ کے عظیم الشان فرائض انجام دیئے ہیں۔ اعتقادی یا عملی مفاسد پر مشتمل اقوال وافعال کے مرتکب بدعتی اور مبتدع کی صحبت و اختلاط بھی محذور و مبغوض ہے تاکہ اس کے زہریلے جراثیم مسلمانوں میں سرایت نہ کر سکیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں۔ فساد مبتدع زیادہ تراز فساد صحبت صد کافرست (مکتوبات) مبتدع کی صحبت کا فساد اور اثرِ بد سو کافروں کی صحبت سے زیادہ ہے۔

بدعت نئی چیز کو کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں وہ نئی چیز بدعت ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو۔ اس میں کوئی امر حرام و ممنوع شامل ہو۔ مزاج شریعت کے خلاف ہو۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام، امام نووی شافعی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علامہ ابن عابدین شامی و دیگر علماء کبار نے بدعت کا یہی مطلب بتایا ہے۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی لکھتے ہیں۔ ممنوع وہ بدعت ہے جو کسی سنت کے خلاف ہو (ترجمہ احیاء العلوم جلد دوم)۔ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں۔ ترجمہ! جو نئی چیز کتاب یا سنت یا اثر یا اجماع کے خلاف ہو وہ بدعت ضلالت ہے۔ اور جس نئی چیز میں خیر ہو اور وہ ان میں سے کسی کے خلاف نہ ہو وہ محمود و مستحسن ہے۔

قرآن حکیم پر عہد رسالت و عہد صحابہ میں اعراب (زیر، زبر، پیش) اور نقطہ نہیں تھا۔ مگر بعد میں لگایا گیا۔ اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ کی بعد میں تدوین ہوئی۔ عربی گرامر یعنی نحو و صرف کا عہد رسالت میں کوئی وجود نہیں تھا۔ یہ سب چیزیں بدعت یعنی نئی ہونے کے باوجود جائز اور مسلمانوں میں مقبول اور رائج ہیں۔ کیونکہ ان کی وضع و تشکیل سنت و شریعت سے کسی طرح متصادم نہیں۔ اسی طرح کے اور بھی کچھ امور و معاملات ہیں۔ جن کی جدت و ایجاد معیوب نہیں۔ ہاں خلاف سنت و شریعت کوئی چیز ان میں شامل ہو تو وہ یقیناً قبیح و شنیع ہے۔ اور اس سے دور رہنا مسلمانوں کے لئے لازم ہے۔

امام اہل سنت مولانا احمد رضا حنفی قادری برکاتی عاشق رسول فقیہ اسلام اور عالم متبحر تھے۔ سنت و شریعت کے متبع تھے۔ اسرار و رموز دین سے واقف تھے۔ بدعات و منکرات کے خلاف شمشیر برہنہ تھے۔ قلم کی سطوت و صولت سے ان کے تار و پود بکھیرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ہاں! آپ کے یہاں افراط و تفریط نہیں بلکہ اعتدال و توازن ہے۔ یہ افراط نہیں کہ بدعت کو شرک، گناہ کو کفر، اور مکروہ تنزیہی کو حرام لکھ دیں، نہ یہ تفریط ہے کہ مکروہ کو مستحب، منکر کو معروف اور بدعت کو سنت لکھ دیں۔ تحقیق و تفحص کے بعد جو چیز جیسی تھی اسے وہی بتایا، حق و باطل کے امتیاز کے ساتھ ان کی صحیح تشخیص و تعیین کی۔ اپنے کسی فتویٰ اور کسی مسئلہ کے اظہار میں عجلت اور افراط و تفریط کے کبھی شکار نہیں ہوئے۔

بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل فتاویٰ رضویہ اور آپ کی دیگر تحریروں کو سامنے رکھ کر آج سے تقریباً پچیس سال پہلے میں نے ''امام احمد رضا اور رد بدعات و منکرات'' کے نام سے پونے چھ سو صفحات کی ایک کتاب لکھی تھی جس کے متعدد ایڈیشن ہند و پاک سے نکل چکے ہیں۔ اس کتاب نے بے شمار لوگوں کی بدگمانیاں اور غلط فہمیاں دور کی ہیں۔ ان کی آنکھیں کھول کر انہیں حقائق کے اجالے میں لا کھڑا کر دیا ہے۔ جنہیں تفصیل درکار ہو وہ

اس کا مطالعہ کریں۔ اس مختصر مضمون میں صرف چند اشارے درج کر کے انہیں قارئین کرام تک پہنچا رہا ہوں۔

اعتقادی بدعات کے خلاف امام احمد رضا کے بہت سے فتاوی ہیں۔ یہاں صرف دو اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ شریعت صرف چند احکام کا نام ہے۔ ایک دوسرا شخص کہتا ہے کہ نماز میں قرآن دل سے پڑھنا کافی ہے زبان سے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ ان دونوں اعتقادی بدعات کا جواب بالترتیب ملاحظہ فرمائیں۔ آنے والے سبھی حوالے امام احمد رضا کی کتابوں کے ہیں۔

(۱) عمرو کا قول کہ شریعت صرف چند احکام فرض و واجب و حلال و حرام کا نام ہے محض اندھا پن ہے۔ شریعت تمام احکام جسم و جان و روح و قلب و جملہ علوم الٰہیہ و معارف نامتناہیہ کو جامع ہے۔ جن میں سے ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے۔ والہذا باجماع قطعی جملہ اولیاء کرام تمام حقائق کو شریعت پر عرض (پیش) کرنا فرض ہے۔ اگر شریعت کے مطابق ہوں حق و مقبول ہیں۔ ورنہ مردود و مخذول۔ تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے۔ شریعت ہی مناط و مدار ہے، شریعت ہی محک و معیار ہے۔ شریعت راہ کو کہتے ہیں۔ اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبھا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ، یہ قطعاً عام و مطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت بلکہ ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اس پر ثبات واستقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ **اھدنا الصراط المستقیم** ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چلا، ان کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔ الخ (ص ۲، مقال عرفاء، مطبوعہ میرٹھ)

(۲) زید نے شریعت پر افتراء کیا۔ صوفیۂ کرام پر افتراء کیا۔ اپنی نمازیں سب برباد کیں، اس کی ایک نماز بھی نہیں ہوئی، نہ اس کے پیچھے دوسروں کی ہوئی۔ اس پر فرض ہے کہ جتنی نمازیں ایسی پڑھی ہو سب کی قضا کرے، اور جتنی نمازیں اوروں نے پڑھی ہیں ان پر فرض ہے کہ ان کی قضا کریں۔ قرآن کریم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر ضرور نازل ہوا مگر پڑھنے کیلئے۔ الخ (ص، ۶۸، فتاوی رضویہ جلد سوم، مطبوعہ مبارکپور)

عملی بدعات کے رد و انکار اور ان کے استیصال کے لئے امام احمد رضا نے جو فتاوی تحریر کیے ان کے نمونے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) غیر خدا کے لئے سجدۂ عبادت کے شرک اور سجدۂ تحیۃ و تعظیم کی حرمت کے بارے میں لکھتے ہیں۔

مسلمان! اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت عز جلالہ کے سوا کسی کے لئے نہیں۔ اس کے غیر کے لئے سجدۂ عبادت یقیناً اجماعاً شرک مہین و کفر مبین۔ اور سجدۂ تحیت حرام و گناہِ کبیرہ بالیقین، الخ (ص، ۵۔ الزبدۃ الزکیۃ۔ مطبوعہ میرٹھ)

(۲) مزارات پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں لکھتے ہیں۔ غُنیہ میں ہے۔ یہ نہ پوچھو کہ مزارات پر عورتوں کا جانا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اور کس قدر صاحب قبر کی طرف سے۔ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہو جاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں۔ سوائے روضۂ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں۔ الخ (ص، ۱۰۷۔ الملفوظ دوم، مطبوعہ میرٹھ)

(۳) مزامیر کے ساتھ قوالی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ مزامیر یعنی آلات لھو و لعب بروجہ لھو و لعب بلاشبہ حرام ہیں۔ جن کی حرمت اولیاء و علماء دونوں فریق مقتدا کے کلمات عالیہ میں مصرّح۔ ان کے سننے سنانے کے گناہ ہونے میں شک نہیں۔ کہ بعد اصرار کبیرہ ہے۔ الخ۔ (ص، ۵۴، فتاوی رضویہ جلد دہم مطبوعہ پیلی بھیت۔ یوپی) ایسی قوالی حرام ہے۔ حاضرین سب گنہگار ہیں۔ اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں پر اور قوالوں پر

ہے۔الخ۔(ص۲۲۔احکام شریعت حصہ اوّل مطبوعہ میرٹھ)

(۴) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت فلاں طاق پر شہید مرد ہیں۔وہاں فاتحہ دلاتے ہیں لوبان سلگاتے ہیں ہار ڈالتے ہیں،اس کے بارے میں آپ لکھتے ہیں۔یہ سب واہیات خرافات،جاہلانہ حماقات و بطالات ہیں۔ان کا ازالہ لازم۔الخ (ص۱۴۔احکام شریعت اوّل مطبوعہ میرٹھ)

(۵) تبرک کے طور پر بزرگوں کی تصاویر رکھنے کے بارے میں لکھتے ہیں۔کعبۂ معظمہ میں حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل و حضرت مریم کی تصاویر بنی تھیں کہ یہ متبرک ہیں۔ناجائز فعل تھا۔حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دست مبارک سے انہیں دھو دیا۔(ص ۸۷۔الملفوظ دوم مطبوعہ میرٹھ) اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس کے مکائد سے سخت تر،کید (فریب) یہ ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سیئات کراتا ہے۔اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔والعیاذ باللہ۔الخ۔(ص۳۔شفاء الوالہ مطبوعہ بریلی)

(۶) فرضی قبروں کے بارے میں لکھتے ہیں:۔فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت ہے۔اور خواب کی بات خلاف شرع امور میں مسموع نہیں ہو سکتی۔الخ۔(ص۱۱۵۔فتاویٰ رضویہ چہارم مطبوعہ مبارکپور) جس قبر کا یہ بھی حال معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی ہے یا کافر کی اس کی زیارت کرنی اس پر فاتحہ دینا ہر گز جائز نہیں۔الخ۔(ص۱۴۱۔فتاویٰ رضویہ چہارم) مطبوعہ مبارکپور)

(۷) قبر پر یا قبر کی طرف نماز پڑھنے کے بارے میں لکھتے ہیں:۔قبر پر نماز پڑھنا حرام،قبر کی طرف نماز پڑھنا حرام،اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا حرام،قبروں پر مسجد بنانا یا زراعت وغیرہ کرنا حرام۔الخ (ص۲۔عرفان شریعت دوم مطبوعہ بریلی)

(۸) طواف و بوسۂ قبروں کے بارے میں لکھتے ہیں۔بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیمی ناجائز ہے۔اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے۔اور بوسۂ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط (زیادہ احتیاط) منع ہے۔(ص،۷۷۔فتاویٰ رضویہ دہم،مطبوعہ پیلی بھیت)

(۹) کسی کے مرنے کے روز سے جمع ہو کر دعوتوں کا جو سلسلہ شروع ہوتا ہے اور اہل میت دعوت دے کر زیر بار ہوتے ہیں اس کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔سبحن اللہ!اے مسلمان!یہ پوچھتا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں سخت و شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔الخ۔(ص،۱۲۸۔فتاویٰ رضویہ چہارم،مطبوعہ مبارکپور)

(۱۰) تعزیہ اور تعزیہ داری کے بارے میں لکھتے ہیں۔ہر جگہ نئی تراش خراش،نئی گڑھت،جسے اس اصل (روضۂ امام حسین) سے نہ کچھ علاقہ نہ کوئی نسبت،پھر کسی میں پریاں،کسی میں براق،کسی میں اور بیہودہ طمطراق،پھر کوچہ بہ کوچہ دشت بہ دشت اشاعت غم لے لئے ان کا گشت اور اس کے گرد سینہ زنی ماتم داری کی شور افگنی،حرام مرثیوں سے نوحہ کنی،عقل و نقل سے کٹی چھنی،کوئی ان کپچیوں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے،کوئی مشغول طواف،کوئی سجدہ میں گرا ہے،کوئی اس مایۂ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ امام عالی مقام سمجھ کر اس ابرک پنی سے مرادیں مانگ رہا ہے۔منتیں مانتا ہے۔عرضیاں باندھتا ہے۔حاجت روا سمجھتا ہے۔پھر باقی تماشے،باجے،تاشے،مردوں عورتوں کا راتوں کو میل،اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل اس پر طرہ ہیں۔تعزیہ داری کہ اس طریقۂ نامرضیہ کا نام ہے۔قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے......تعزیہ جس طرح رائج ہے۔یہ ایک بدعت مجمع بدعات ہے۔الخ (اقتباس،ص ۴۶۔بدر الانوار مطبوعہ مبارکپور،ص ۷۱،۷۴ فتاویٰ رضویہ دہم مطبوعہ پیلی بھیت)

(۱۱) جاہل واعظین و ذاکرین و نعت خواں اور جلسہ میں عورتوں کی شرکت کے بارے میں لکھتے ہیں۔اگر واعظ،اکثر واعظان زمانہ کی طرح جاہل و ناعاقل و بیباک و ناقابل ہوتے ہیں۔مبلغ علم کچھ اشعار خوانی یا بے سروپا کہانی،یا تفسیر مصنوع یا تحدیث موضوع،نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ،نہ خدا سے شرم،نہ رسول کا لحاظ،غایت مقصود پسند عوام،اور نہایت مراد جمع حطام،یا ذاکر،ایسے ہی ذاکرین،غافلین،مبطلین کہ رسائل

پڑھیں تو جہان مغرور کے، اشعار گائیں تو شعراء بے شعور کے، انبیاء کی توہین خدا پر اتہام، اور نعت ومنقبت کا نام بدنام، جب تو جانا بھی گناہ، بھیجنا بھی حرام، اور اپنے یہاں انعقاد مجمع آثام۔ آج کل اکثر مواعظ ومجالس کا یہی حال پُر ملال، اسی طرح اگر عادت نساء سے معلوم یا مظنون کہ بنام وعظ وذکر اقدس جائیں۔ اور سنیں نہ سنائیں بلکہ عین وقت ذکر اپنی کھچریاں پکائیں۔ جیسا کہ غالب احوال زنانِ زماں تو بھی ممانعت ہی سبیل ہے کہ یہ جانا اگرچہ بنام خیر ہے مگر بروجہ غیر ہے، ذکر وتذکیر کے وقت لغو ولغط شرعاً ممنوع وغلط الخ (ص:۴۲- احکام شریعت سوم مطبوعہ میرٹھ روایات موضوع پڑھنا بھی حرام سننا بھی حرام، ایسی مجالس سے اللہ عزوجل اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمالِ ناراض ہیں۔ ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پا کر بھی حاضر ہونے والا سب مستحق غضب الٰہی ہیں۔ الــــــخ (ص:۲۱۸ فتاویٰ رضویہ دہم مطبوعہ پیلی بھیت)

(۱۲) شادی بیاہ کے رسم ورواج کے بارے میں لکھتے ہیں: آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برأت میں رائج ہے بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ تضیع مال ہے...... اسی طرح یہ گانے باجے کہ بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں...... جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ الخ (ص:۲-۳ ہادی الناس مطبوعہ بریلی)

(۱۳) چھتوں اور کوٹھوں سے شربت کے آبخورے اور روٹیاں لٹاتے کے بارے میں لکھتے ہیں۔ یہ خیرات نہیں شرور وسیئات ہے، نہ ارادۂ وجہ اللہ کی یہ صورت ہے بلکہ ناموری اور دکھاوے کی اور وہ حرام ہے اور رزق کی بے ادبی اور شربت کا ضائع کرنا گناہ ہے۔ (ص:۶۶- احکام شریعت اول مطبوعہ میرٹھ)

(۱۴) آیات اور سورتوں کو معکوس کر کے پڑھنے کے بارے میں فرماتے ہیں۔ حرام اشد حرام، کبیرہ اور سخت کبیرہ قریب کفر ہے۔ الخ (ص:۲۲، الملفوض مطبوعہ میرٹھ)

(۱۵) بے علم صوفی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے۔ منہ میں لگام ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہتا ہے لئے پھرتا ہے۔ الخ (ص ۱۶، مقال عرفاء مطبوعہ میرٹھ)

(۱۶) عورتوں کے روزۂ مشکل کشا علی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ روزہ خاص اللہ عزوجل کے لئے ہے۔ اگر اللہ کا روزہ رکھیں اور اس کا ثواب علی مرتضیٰ کی نذر کریں تو حرج نہیں۔ مگر اس میں یہ کرتی ہیں کہ روزہ آدھی رات تک رکھتی ہیں۔ شام کو افطار نہیں کرتیں۔ آدھی رات کے بعد گھر کے کواڑ کھول کر کچھ دعا مانگتی ہیں۔ اس وقت روزہ افطار کرتی ہیں۔ یہ شیطانی رسم ہے۔ (ص:۶۶۰ فتاویٰ رضویہ چہارم مطبوعہ مبارکپور)

(۱۷) آخری بدھ کے غسل صحت کے بارے میں لکھتے ہیں۔ یہ محض بے اصل ہے (ص:۴۷ عرفان شریعت مطبوعہ بریلی)

(۱۸) غازی میاں کے بیاہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ غازی میاں کا بیاہ کوئی چیز نہیں۔ محض جاہلانہ رسم ہے۔ نہ ان کے نشان کی کوئی اصل (ص:۸۹ فتاویٰ رضویہ دہم مطبوعہ پیلی بھیت)

اعتقادی وعملی بدعات ومنکرات، غیر شرعی عادات ورسوم کے ردوانکار کے ساتھ بے اصل روایات کی بھی امام احمد رضا حنفی قادری بریلوی نے نشاندہی فرمائی ہے۔ ان سے بچنے اور اتباع سنت وشریعت وپیروی اسلاف کرام کی تاکید فرمائی ہے۔ بدعات ومنکرات اور واہیات خرافات کے ازالہ کی ہر ممکن کوشش فرمائی ہے، اسی کا نام اصلاح معاشرہ ہے۔ اور اس میدان عمل میں امام احمد رضا کا نام نہایت روشن وتابناک ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اجر آخرت سے نوازے آمین۔